فرض نمازوں کے بعد دعا کی اہمیت

(پہلی قسط)

ترجمہ: مولانا عمران ولی

جامعہ کے قدیم استاذ اور شعبہ تخصص فی الفقہ وتخصص فی الدعوۃ والارشاد کے نگران حضرت مولانا مفتی محمد ولی درویش رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: ۱۹۹۹ء) کی اپنے علمی وطبعی ذوق کے سبب دیرینہ خواہش تھی کہ سندھ کے امام شاہ ولی اللہ، محدث ومفسر ومصنف حضرت العلامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: ۱۱۷۴ھ) کا عربی میں تصنیف کردہ رسالہ ''التحفة المرغوبة فی أفضلية الدعاء بعد المكتوبة'' جو ''ثلاث رسائل فی استحباب الدعاء'' نامی مجموعہ کا پہلا رسالہ ہے، اور شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۱۷ھ) نے اس کا اختصار کیا ہے، اس کو اردو کے قالب میں ڈھالا جائے، تاکہ علماء کے علاوہ عوام بھی اس سے مستفید ہوں۔ حضرتؒ کی اسی دیرینہ خواہش کی تکمیل کے لیے اس کا ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔

حمد وصلاۃ کے بعد اپنے غنی رب کی رحمت کا محتاج محمد ہاشم بن عبد الغفور ٹھٹھوی (اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر آن اس کا معین و مددگار رہو) کہتا ہے کہ: مجھ سے فرض نماز کے بعد دعا کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ سنت ہے یا نہیں؟ اور جن فرض نمازوں کے بعد سنن مؤکدہ ہوتی ہیں، ان میں سنتِ مؤکدہ سے پہلے دعا کرنا افضل ہے یا بعد میں؟ تو میں نے جواب دیا کہ: فرض نماز کے بعد دعا ''سنت مستحبہ'' ہے، اس کا چھوڑنا اچھا نہیں ہے، خاص کر امام کے حق میں۔ اور جس طرح سنت مؤکدہ سے پہلے دعا کرنا جائز ہے، اسی طرح اس کے بعد بھی جائز ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ دعا سنت سے پہلے کی جائے اگر وہ لمبی نہ ہو۔ بعض معاصر علماء کرام نے تو میری رائے کی موافقت کی اور بعض حضرات نے بعض کتبِ فقہ کی روایات کو بنیاد بنا کر میری مخالفت کی۔ لہٰذا میں نے یہ رسالہ لکھا، اور اس میں مَیں نے وہ احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور فقہ کی معتمد روایات ذکر کی ہیں جو سنت سے پہلے دعا کے مکروہ نہ ہونے بلکہ اس کے افضل ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

اس رسالہ کو میں نے جمعرات کی صبح ۱۹؍صفر المظفر ۱۱۶۸ھ کو شروع کیا، اور اس کا نام ''التحفة المرغوبة فی أفضلية الدعاء بعد المكتوبة'' رکھا۔ اس رسالہ کی بنیاد دو ابواب اور ایک خاتمہ پر رکھی ہے۔ پہلا باب اس بارے میں ہے کہ نفسِ دعا فرض نمازوں کے بعد سنت مستحبہ ہے۔ اور دوسرا باب اس بارے میں ہے کہ فرض نماز کے بعد سنت سے پہلے دعا کرنا افضل ہے، بلکہ

سنت کے بعد دعا کرنے کی بجائے سنت سے پہلے دعا کرنا افضل ہے، بشرطیکہ دعا طویل نہ ہو۔ اور خاتمہ میں ان روایات کو ذکر کیا ہے جن سے مخالفین نے استدلال کیا ہے (اور ان کا جواب بھی دیا ہے) اور یہ (خاتمہ) اس رسالہ کا حاصل (اور اس کے سبب) کا بیان ہے۔

پہلا باب ''نفسِ دعا فرض نماز کے بعد سنت مستحبہ ہے''

''وہ احادیث مبارکہ جو فرض نماز کے بعد نفسِ دعا کے سنت مستحبہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں''

۱:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ''عمل الیوم واللیلة'' میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد (مانگی جانے والی)۔ (۱) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث حسن ہے۔

امام عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ کی فارسی شرح میں فرماتے ہیں کہ ''دبر الصلوات المکتوبات'' کی ظاہری عبارت سے مراد یہ ہے کہ دعا فرض نماز کے متصل بعد ہو۔ (۲)

۲:......امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''التاريخ الأوسط'' میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ دعا فرماتے تھے۔ (۳)

۳:......امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کہتے، اور یہ دعا فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ''۔ (۴) اس حدیث کے راوی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ استغفار کیسے پڑھا جائے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: یوں کہو: ''أَسْتَغْفِرُاللّٰهَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، أَسْتَغْفِرُاللّٰهَ''۔

۴:......امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیحین، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سنن میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے: ''لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَاأَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ''۔ (۵)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الاعتصام'' میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ: ''إنه صلی اللہ علیہ وسلم كان يقول: هذه الكلمات دبر كل صلاة''۔ یعنی آپ علیہ السلام مذکورہ (بالا) کلمات کو ہر نماز کے بعد پڑھتے تھے۔ (۶) اور ''کتاب الصلوٰۃ'' میں لفظ ''مکتوبة'' کے اضافہ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ: ''دبر كل صلاة مكتوبة''، یعنی ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات ذکر فرماتے تھے۔ تو یہ (کلام) اپنے عموم کی وجہ سے ان فرض نمازوں کو بھی شامل ہے جن کے بعد سنتیں (پڑھی جاتی) ہیں اور ان کو بھی جن کے بعد سنتیں نہیں ہیں۔ (۷)

۵:......امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) ہر نماز کے سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: ’’لاإلٰہَ إلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ وَلاحَوْلَ وَلاقُوَّۃَ إلَّاباللّٰہِ، لانَعْبُدُإلَّاإیَّاہُ، لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لاإلٰہَ إلَّااللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ، وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔‘‘(۸) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھا کرتے تھے۔

۶:......امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ ہوتا تھا کہ فرض نماز سے فراغت کے بعد معمولی بلند آواز سے ذکر ہوتا تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب میں اس ذکر کی آواز سنتا تو مجھے معلوم ہو جاتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔(۹) اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اختتام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (سلام پھیرنے کے بعد) اللہ اکبر کہنے سے معلوم کرتے تھے۔

۷:......امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح کی کتاب الجہاد کے شروع میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے: ’’أَللّٰھُمَّ إنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰی أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ‘‘۔(۱۰)

۸:......امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مصنَّف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ: جب تم میں سے کوئی نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ کہے: ’’أَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَاعَلِمْتُ مِنْہُ وَمَالَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ مَاعَلِمْتُ مِنْہُ وَمَالَمْ أَعْلَمْ، أَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَأَلَکَ بِہٖ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَااسْتَعَاذَ مِنْہُ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ، رَبَّنَاآتِنَا فِي الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِي الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ، رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا...... وَآتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ، وَلَاتُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، إِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ‘‘۔(۱۱)

۹:......امام ابوداؤدؒ، امام نسائیؒ نے اپنی سنن اور امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہم نے حلیہ میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان کلمات کو ہر نماز کے بعد پڑھنا مت چھوڑنا: ’’أَللّٰھُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ‘‘۔(۱۲) ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: ’’أَعِنِّيْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ وَکَثْرَۃِ ذِکْرِکَ‘‘۔

۱۰:......امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فجر اور مغرب (کی نماز) کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پیشتر

اور پاؤں موڑنے سے پہلے (یعنی جس طرح ''التحیات'' کے لیے بیٹھتا ہے، اسی ہیئت کے ساتھ) ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھے: ''لاإلٰہ إلّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لاشَرِیکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ، یُحْیِي وَیُمِیتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ'' تو اس کے لیے ہر ایک مرتبہ (پڑھنے) کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور اس کے دس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، اور یہ کلمات اس کے لیے ہر بری چیز اور شیطان مردود سے امان (کا باعث) بن جاتے ہیں، (یعنی نہ تو اس پر کسی دینی و دنیاوی آفت و بلا کا اثر ہوتا ہے اور نہ شیطان مردود اس پر حاوی ہوتا ہے) اور شرک کے علاوہ کوئی گناہ (توفیقِ استغفار اور رحمت پروردگار کی وجہ سے) اسے ہلاکت میں نہیں ڈالتا، (یعنی اگر شرک میں مبتلا ہوجائے گا اور شرک پر موت آئی، أعاذنا اللّٰہ منہ، تو پھر اس عظیم عمل کی وجہ سے مغفرت وبخشش نہیں ہوگی)۔ [۱۳] اور وہ شخص عمل کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بہتر ہوگا، سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ افضل عمل کرے گا، (یعنی اس شخص سے وہ افضل ہوسکتا ہے جس نے یہ کلمات اس سے زیادہ کہے ہوں)۔

۱۱:......امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رحمہ اللہ کے حوالہ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے محمد! جب تم نماز پڑھ چکو تو یوں کہو: ''أَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَإِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ، أَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِيْ إِلٰی حُبِّکَ''۔

۱۲:......امام ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ نے ''عمل الیوم واللیلة'' میں اور ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر کہو: ''أَللّٰھُمَّ إِلٰھِيْ إِلٰہَ إِبْرَاھِیْمَ وَإِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ، وَإِلٰہَ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَإِسْرَافِیْلَ أَسْأَلُکَ أَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِيْ، فَإِنِّيْ مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِيْ فِيْ دِیْنِيْ، فَإِنِّيْ مُبْتَلًی، وَتَنَالَنِيْ بِرَحْمَتِکَ، فَإِنِّيْ مُذْنِبٌ، وَتَنْفِيَ عَنِّيَ الْفَقْرَ فَإِنِّيْ مُتَمَسْکِنٌ''۔ [۱۴]

۱۳:......اسی طرح امام ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ نے ''عمل الیوم واللیلة'' میں حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں (جب بھی) فرض یا نفل نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''أَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَایَايَ کُلَّھَا، أَللّٰھُمَّ انْعَشْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاھْدِنِيْ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّہٗ لَایَھْدِيْ لِصَالِحِھَا، وَلَایَصْرِفُ سَیِّئَھَا إِلَّا أَنْتَ''۔ [۱۵]

(مذکورہ بالا دعا کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الصغیر'' اور ''الأوسط'' میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

سے نقل فرمایا ہے، فرماتے ہیں کہ جب بھی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سنی: ''أَللّٰھُمَّ اغفِرْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِيْ'' .....اور مذکورہ دعا ذکر فرمائی)۔

۱۴:......امام ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ ''**عمل الیوم واللیلۃ**'' میں اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ''**الأوسط**'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوجاتے (امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب نماز سے سلام پھیرتے) تو فرماتے: ''**أَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِيْ آخِرَہٗ، وَخَیْرَ عَمَلِيْ خَاتِمَہٗ، وَخَیْرَ أَیَّامِيْ یَوْمَ أَلْقَاکَ**''۔ (۱۶)

میں کہتا ہوں: مطلق نماز یا فرض نماز کے بعد دعا اور ذکر کے بارے میں جو احادیث مبارکہ آئی ہیں، وہ ان احادیث کے علاوہ کثیر تعداد اور وافر مقدار میں ہیں، جو ہم نے ذکر کی ہیں۔ اور امام ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ کی ''**الحصن الحصین**''، امام ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ کی ''**عمل الیوم واللیلۃ**'' اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ''**الکلم الطیب**'' میں مذکور ہیں، لیکن میں نے اسی مقدار پر اکتفا کیا اور یہ عمل کرنے والے مومن کے لیے کافی ہے۔

مصادر ومراجع

۱:......سنن الترمذی، ۵/ ۱۸۸۔ سنن النسائی، ص: ۱۸۲ - ۱۸۷۔ ۲:......أشعۃ اللمعات، ۴/ ۴۵۷۔

۳:......التاریخ الأوسط، ۳، ۲/ ۸۰۔ ۴:......مسلم، ۵/ ۸۹۔

۵:......(بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاۃ ۔ مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ وبیان صفتہ ۔ سنن نسائی، سنن ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب مایقول الرجل إذا سلَّم۔

۶:......کتاب الاعتصام بخاری، باب ما یکرہ من کثرۃ السؤال ومن تکلیف مالا یعنیہ، ۱۳/ ۲۶۴۔

۷:......بخاری، باب الذکر بعد الصلاۃ، ۲/ ۳۲۵۔

۸:......سنن مسلم، ۵/ ۹۱ - ۹۲، کتاب المساجد، باب استحب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ۔ سنن أبوداؤد: ۲/ ۱۱۰، کتاب الصلاۃ، باب مایقول الرجل إذا سلم۔ سنن نسائی: ۳/ ۷۰، کتاب السھو، باب عدد التھلیل والذکر بعد التسلیم۔

۹:......بخاری، ۲/ ۳۲۴، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاۃ۔ مسلم، ۵/ ۸۳، کتاب المساجد، باب الذکر بعد الصلاۃ۔

۱۰:......بخاری، کتاب الجھاد، ۶/ ۳۵ ۔ ۳۶، باب مایتعوذ من الجبن۔

۱۱:......مصنف ابن أبي شیبہ، ۱۰/ ۲۳۰، کتاب الدعاء، باب مایقال فی دبر الصلوات، ۱/ ۲۹۶، کتاب الصلوات، باب مایقال بعد التشھد مما رخص فیہ۔

۱۲:......أبوداؤد، ۲/ ۱۱۵، کتاب الصلاۃ، باب الاستغفار۔ سنن النسائی ۳/ ۵۳، کتاب السھو، باب نوع آخر من الدعاء۔

۱۳:......مسند احمد، ۴/ ۲۲۷۔ ۱۴:......ابن السنی، عمل الیوم واللیلۃ، ص: ۱۲۱، رقم: ۱۳۸۔

۱۵:......ابن السنی، عمل الیوم واللیلۃ، ص: ۱۰۴ - ۱۰۵۔

۱۶:......ابن السنی، عمل الیوم واللیلۃ، ص: ۱۰۸، رقم: ۱۲۱، وص: ۵۴، رقم: ۱۱۹۔

(جاری ہے)